بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نظرات

افسوس ہے گذشتہ ماہ کے نظرات ڈاک میں گم ہوگئے اور برادر محترم مولانا مفتی عتیق الرحمٰن صاحب کو باوجود صاحب فراش ہونے کے زحمت خامہ فرسائی کرنی پڑی بہرحال مقام اشاعت سے اس قدر دور ہونے کا یہ ناگزیر نتیجہ ہے اور ایک یہی کیا

سر ہے تو ابھی راہ میں ہیں سنگ گراں اور

اس کے علاوہ تبصروں کا نظم بھی ٹھیک نہیں ہے لیکن امید ہے کہ آئندہ ماہ سے تبصرے بھی باقاعدہ شائع ہوں گے قارئین اور ناشرین کتب اطمینان رکھیں۔

مارچ کے نظرات میں اس طرف توجہ دلائی گئی تھی کہ ملک کے آزاد ہوتے ہی اُردو زبان وادب۔ اور اسلامی علوم وفنون میں تصنیف و تالیف کی گرم بازاری ہونی چاہئے تھی لیکن اس کے برعکس ناگزیر اسباب کی بنا پر ہو یہ رہا ہے کہ ہماری پُرانی مطبوعات بھی بازار سے غائب ہوتی جارہی ہیں اور ایسا محسوس ہوتا ہے کہ اگر حالات یہ ہی رہے تو شاید پورے ملک میں عربی، فارسی اور اُردو کی ایک قابل ذکر کتاب بھی دستیاب نہ ہوسکے ضرورت ہے کہ مسلمان اس ضرورت کو محسوس کریں اور دلوں سے یاس و شکستگی کو دور کرکے پھر رگوں میں زندگی کا نیا خون پیدا کرنے کی سعی کریں۔

انھیں یاد کرنا چاہئے کہ ۱۸۵۷ء میں جو انقلاب آیا تھا اور جس نے مسلمانوں کی حیات